

بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر

☆ پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر

قرآن مجید مترجم (فارسی۔ قلمی)

مترجم: ابو القاسم لن مولانا سلطان محمد۔۔۔ مخطوط میں اس طرح درج ہے: ” عبدالرحی ابو القاسم۔۔۔ الحاجی لن مرحوم البرور مولانا سلطان محمد الحاجی الشتر بتوتیانی“۔۔۔ مترجم کا تعلق بلوچستان کے ضلع کچی (بولان) کے شہر ٹھوڑی کے قصبہ توتیانی سے ہے۔

قرآن مجید کا یہ مکمل فارسی ترجمہ ۱۵۶۹ھ/ ۱۷۷۹ء میں کیا گیا۔ اور اوراق ۳۵۶، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس مخطوطے کا عربی متن سیاہ روشنائی سے اور فارسی ترجمہ سرخ روشنائی سے تحریر ہے۔ خط نہایت ہی عمدہ ہے۔ ہر آیت کی ابتدا میں اس کے حروف کلمات اور آیات کی تعداد فارسی میں لکھی گئی ہے۔ ترجمہ کے اختتام پر قرآن مجید سے فال نکالنے کا طریقہ بھی بیان ہوا ہے۔

قرآن پاک کا یہ فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۴ شوال ۱۱۱۳ھ/ ۲۱ فروری ۱۷۰۳ء۔۔۔ ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء) کے فارسی ترجمہ سے بہت پہلے کیا گیا۔ اس وقت کی تحقیقات تک یہ فخر بلوچستان کو حاصل ہے۔

مترجم یا اس کے خاندان کے بارے میں معلومات میسر نہیں۔ صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ جب یہ ترجمہ کیا گیا تو اس وقت ضلع کچی موجودہ سندھ میں شامل تھا۔ سورہ اخلاص

کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔ موازنہ کی خاطر شاہ ولی اللہؒ کا ترجمہ بھی درج ہے۔

بگو خدایگانہ است	بگو اوست خدای یکانہ
خدا بے نیاز است	خدای بی نیاز نژاد
نہ زاد و نہ زادہ شدہ	کسی را و نژادہ شد
و نیست ہیچکس اور را ہمسر	از کسی و نیست
	مرورا ہمتا، ہیچ کس

یا ایہا الذین آمنوا کا ترجمہ مترجم نے ای گروہ گرویدگان، یا ای کساننی کہ گرویدہ اید، مومنین کا گرویدگان، مشرکین کا شرک آرنندگان، قوم الکافرون کا ترجمہ گروہ ناگرویدگان کیا ہے۔ جبکہ شاہ ولی اللہؒ کے ترجمہ میں اے مومنان اور کافرون کا کافران مشرکین کا شریک مقرر کنندگان وغیرہ تحریر ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی نے لکھا ہے: ”یہ ترجمہ چونکہ شاہ ولی اللہ کے ترجمہ سے دو سو برس پیشتر کا ہے۔ اس لیے اس میں اس دور سے دو سو برس پیشتر کی فارسی استعمال کی گئی ہے لیکن ترجمہ میں نقل الفاظ نہیں ہیں کہ قاری کو سمجھ میں نہ آسکیں بلکہ عام فہم فارسی میں یہ ترجمہ کیا گیا ہے جو آج بھی قاری اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے“ (بلوچستان میں دینی ادب، خطی، ۱۳۰۷ھ/۱۹۸۷ء، ص ۷۱ تا ۷۳)۔

ترجمہ قرآن مجید بزبان بلوچی

مترجم: مولانا میاں حضور بخش جتوئی (اپنے دور کے جید عالم اور بہت بڑے شاعر۔۔۔ چالیس کے قریب تصانیف، اکثر بلوچی میں منظوم تراجم، بعض دینی کتب کا بلوچی میں منظوم ترجمہ کیا، شاعری خالص دینی و مذہبی۔۔۔ (نغمہ کوہسار، عبدالرحمن غور، کوئٹہ ۱۹۶۸ء ص ۷۷-۷۸ کتب کی فہرست مولانا عبدالباقی در خانی مرحوم نے ۱۹۸۳ء میں ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی کو مہیا کی تھی۔ بلوچستان میں دینی ادب، خطی، ص ۲۲۶ تا ۲۲۸)۔

قرآن مجید کا یہ پہلا بلوچی ترجمہ ہے جو جمادی الاول ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں مکمل ہوا اور ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں ہندوستان سلیم پریس لاہور میں چھپ کر ڈھاڈر بلوچستان سے

شائع ہوا۔ صفحات ۱۲۲۴ ترجمہ کے وقت مترجم کے پیش نظر شاہ ولی اللہ ” (م ۱۱۷۶/۱۷۶۲ء) شاہ رفیع الدین ” (م ۱۲۳۳/۱۸۱۸ء) اور شاہ عبدالقادر ” (م ۱۲۳۰/۱۸۱۴ء) کے تراجم قرآن پاک تھے۔ ان کے مطالعہ کے بعد آپ نے مغربی بلوچی میں یہ ترجمہ کیا۔ ماہرین کی رائے میں مولانا جتوئی نے اپنا جداگانہ انداز اپنایا۔ اور اس کا مکمل طور پر پتہ نہیں چلتا کہ متذکرہ بالا تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔

سورہ لیس بزبان بلوچی

مترجم : مولانا حضور بخش جتوئی، سن طباعت و اشاعت اور پریس کا نام تحریر نہیں کیا گیا۔ عربی متن کے ساتھ بلوچی ترجمہ بین السطور میں دیا ہے۔ زبان نہایت سلیس ہے۔ اس کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔

تبارک الذی بزبان بلوچی

مترجم : مولانا حضور بخش جتوئی، اس کا ذکر فرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر ۱۹۳۸ء میں ہے۔ اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔ عربی متن کے ساتھ بلوچی ترجمہ بین السطور میں چھاپا ہے۔

قرآن مجید بزبان براہوئی

مترجم : علامہ محمد عمر دین پوری (۸۲-۱۸۸۱ء — ۱۳۶۸ھ/۱۹۳۸ء)، براہوئی زبان بلوچستان کے کثیر التصانیف مصنف۔۔۔ نور محمد پروانہ ایڈیٹر، اٹلم، مستونگ کے مطابق ۳۸ اور ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی کے بموجب ۳۹ کتبوں کے مصنف۔۔۔ تحریک خلافت کے دوران ہجرت بھی کی۔۔۔ شیخ بلوچستان علامہ محمد فاضل درخانی (۱۲۳۶ھ/۱۸۳۰ء — ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء) کے ایک مایہ ناز شاگرد اور چچا زلو بھائی مولانا عبدالحی تھے۔ ان کے عظیم ترین شاگرد مولانا محمد عمر دین پوری تھے۔ وہ بیک وقت مصنف، مبلغ،

مترجم، مفسر، مولف، فنکار اور سیاسی کارکن بھی تھے۔ نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور، ۱۹۸۳ء ص ۵۲ تا ۸۷)۔

یہ قرآن پاک کا براہوئی میں پہلا ترجمہ ہے۔ جو ۱۳۳۴ھ/۱۶-۱۹۱۵ء میں ہندوستان اسٹیم پریس لاہور میں طبع ہوا۔ صفحات ۱۳۴۰ اس کی طباعت کے لائحہ اجابت و ڈیرہ نور محمد ہنگوئی نے برداشت کیے اور نسخے مفت تقسیم کیے گئے۔ یہ ترجمہ عرصہ سے نایاب تھا۔ ۱۳۰۳ھ/۱۹۸۲ء ہجرہ قومی کمیٹی اسلام آباد نے براہوئی اکیڈمی کوئٹہ کے تعاون سے اسے دوبارہ شائع کیا۔ بارہ صفحات (تمہید ۲ سورتوں کی فرست، ۴، اور مزید معلومات ۶) کا اضافہ کیا گیا۔ قرآن مجید کے مختلف تراجم مترجم کے زیر مطالعہ رہے۔ جن کی تفصیل اب اضافات میں دے دی گئی ہے۔ علامہ محمد عمر دین پوری نے کسی ایک مترجم یا مفسر کا اتباع نہیں کیا۔ براہوئی زبان کے ماہرین کی ناقدانہ نظر میں انہوں نے سب کے مطالعہ کے بعد براہوئی میں باحلاورہ ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ کا انداز بہت ہی دلچسپ ہے۔ سلاست اور روانی کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا ہے۔

پارہ عم بزبان براہوئی

مترجم : علامہ محمد عمر دین پوری۔ اس کا ذکر فرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر (بلوچستان) ۱۹۳۸ء میں موجود اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔ پارہ عم کا یہ جدا براہوئی ترجمہ دستیاب نہیں ہو سکا۔

سورہ ملک بزبان براہوئی

مترجم : علامہ محمد عمر دین پوری۔ اس کا ذکر فرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر (بلوچستان) ۱۹۳۸ء میں موجود اور ہدیہ پانچ روپیہ تحریر ہے۔ سورہ ملک کا یہ الگ براہوئی ترجمہ دستیاب نہیں۔

سورہ فاتحہ (منظوم بربان بر اهوئی)

مترجم : مولانا محمد افضل نوشکوی (ایک جید عالم، بلوچستان کے ضلع چاغی کے شہر نوشکی میں مقیم، وہیں ایک دینی مدرسہ افضل المدارس قائم کیا جو اب تک قائم ہے) سورہ فاتحہ کا یہ منظوم بر اهوئی ترجمہ مختلف رسائل و جرائد میں چھپا ہے۔ ناقدین فن کی نظر میں یہ ترجمہ اپنے اندر علمی و ادبی محاسن رکھتا ہے۔ مولانا محمد افضل کی فارسی میں تین کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں۔

ترجمہ قرآن مجید بربان پشتو

مترجم : غلام کبریا خان ترکانی، (آپ کی جائے پیدائش امرتسر، تعلیم اسلامیہ ہائی سکول کویٹہ میں پائی، کویٹہ میں ہی اقامت گزین ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں ایک کتابچہ قرآنی سزاؤں پر مبنی ”کتاب الحدود“ کے نام سے چھپوایا۔ اور کویٹہ میں ایک حلقہ طالبان علم قرآن قائم کیا ہے۔ جس کا مقصد نوجوانوں کو کسی ازم کی جانب حائل ہونے سے روکنا ہے۔ مترجم کے مطابق افغانستان میں شائع شدہ پشتو ترجمہ میں (جو حضرت محمود حسن کے ترجمہ و تفسیر کا پشتو ترجمہ ہے) زبان و بیان کی غلطیاں تھیں۔ اس لیے ان کی تصحیح کی گئی۔ وہاں کی پشتو اور بلوچستان کی پشتو میں فرق ہے۔ مترجم نے اس کو بلوچستان میں بولی جانے والی پشتو میں منتقل کیا ہے۔ اس سلسلے میں مترجم کی معاونت دیوبند کے ایک فارغ التحصیل نے کی۔ مگر ساتھ ہی نام کو اختصار رکھنے کا کہا۔ اس لیے کبریا صاحب ان کا نام ظاہر نہیں کرتے۔

یہ ترجمہ اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوا۔ (بلوچستان میں دینی لوب،

خطی، ص ۱۳۲)

قرآن حکیم کی ایک سو چودہ سورتوں کا خلاصہ (اردو)

مترجم : قاری عبدالواحد لن سز خاں (آپ کا تعلق پتلی گرگینہ گردگاپ ضلع مستونگ بلوچستان سے ہے۔ یہاں مولانا محمد یعقوب شرودی نے ایک اسلامی درس گاہ ” مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ “ قائم کی۔ اور قاری عبدالواحد یہیں علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ ۱۹۷۳ء میں شرودی صاحب نے کونینہ آکر اسلامی مدرسہ ” جامعہ رشیدیہ “ کی بنا ڈالی اور ” مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ “ کا انتظام و انصرام آپ کے حوالے کیا۔)

یہ کتابچہ اسلامیہ پریس کونینہ میں چھپا اور شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ دارالہدیٰ پتلی گرگینہ ضلع مستونگ بلوچستان نے شائع کیا۔ ۱۹۶۹ء صفحات : سولہ ، کتابچہ کے اختتام پر کاتب عبدالرحمن ”خوش نویس“ نے تمت بالخیر لکھ کر یہ تاریخ لکھ دی ہے :

مورخہ ۳ صفر المظفر ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۶۹ء کتابچہ کے سرورق کی پہلی دو سطروں میں ” ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر (اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا) “ تحریر ہے۔ کتابچہ کے صفحہ ۲ پر آپ لکھتے ہیں :

” مسلمانو! قرآن کریم کوئی معمولی کتاب نہیں ہے۔ قرآن کریم بہت ہی عظمت اور شان والی کتاب ہے۔ قرآن کریم نور ہے اور ہدایت ہے۔ تمام خیر اور برکتوں سے بھرپور کتاب اور رہبر اعظم ہے۔ تمام صحائف اور کتب سلویہ کا نچوڑ اور مغز ہے۔ قرآن کریم ایک انقلابی کتاب ہے۔ تمہیں سوچ اور فکر کی دعوت دینے اور تمہارے اندر ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے کے لیے آیا ہے۔ اور تمہیں شہنشاہ ارض و سما کے پیغامات سنانے آیا ہے۔ مسلمانو اٹھو اپنے اندر اللہ اور عشق و محبت پیدا کر کے قرآن کریم کے لائے ہوئے پیغامات سنو۔ ان پر سوچ اور فکر کرو اور ان کو اپناؤ۔ اس انقلابی کتاب کے تابع ہو کر انقلابی بنو اور اپنے عقیدہ و اعمال کو ٹھیک کرو اور پورے ملک میں قرآنی انقلاب پیدا کر کے قرآن کریم کو اپنانے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے سامان کرو“

قاری عبدالواحد نے اس کتابچہ میں قرآن مجید کی ہر آیت کا خلاصہ ایک دو سطروں میں لکھا ہے اور یہ اس موضوع پر ایک اچھی کاوش قرار دی جا سکتی ہے۔ سورہ فاتحہ کا

خلاصہ اس طرح تحریر ہے۔

”یوں کہا کرو کہ اے اللہ تمام حاجات میں بخھی کو پکاریں گے اور بخھی سے

امداد طلب کریں گے“

سورہ رحمن کا خلاصہ یوں دیا ہے:

”جب سب کچھ اندازے کے ساتھ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے تو برکات

دہندہ بھی اسی کو سمجھو“

سورہ نصر کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے:

”جب میری خاطر مشرکین سے بائیکاٹ کرو گے تو تمہاری امداد کروں گا“

ترویج الارواح (عربی)

خواجہ میاں روح اللہ اخوند زادہ گانگھوٹی (۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء - ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء)

پشین سے آٹھ میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف خداداد زئی گاؤں کے رہنے والے تھے۔

گانگھوٹی پشین سے شمال کی طرف چودہ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں امامت کے فرائض

بھی نبھائے۔ آپ تور ترین قبیلے سے تھے۔ عالم ظاہر و باطنی میں مراتب عالیہ تک پہنچے۔

روایت کے مطابق آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔ مگر تفسیر ”جلالین“ کا جسے دو

جلیل القدر ائمہ جلال الدین محمد بن احمد الحلی الشافعی (۷۹۱ھ - ۸۶۳ء) اور جلال الدین

ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی الشافعی (۸۲۹ھ - ۹۱۱ھ) نے مرتب کیا۔

(تاریخ تفسیر و مفسرین از پروفیسر غلام احمد حریری، فیصل آباد ۱۹۸۳ء ص ۲۸۸-۲۲۹)۔

حاشیہ جو ”ترویج الارواح“ کے نام سے آج بھی پاکستان، افغانستان اور ہندوستان

میں مشہور ہے۔ آپ کی بلند پایہ تصنیف ہے۔ کہتے ہیں کہ سبھی علما اس امر پر متفق ہیں کہ

”ترویج الارواح“ کے بغیر ”تفسیر جلالین“ کا سمجھنا مشکل ہے۔ اسی کتاب کے پیش نظر

مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، بلوچستان کے طالب علموں سے کہتے تھے کہ آپ نے ”ترویج

الارواح“ کے مصنف کی زیارت کی ہے۔ جس کا جواب اثبات میں ہوتا تو آپ پوچھتے کہ

”پھر تم عالم کیسے نہیں ہوئے؟“۔ آپ کے بارے میں آپ کے مرشد (ملا محمد عیسیٰ) کا

کہتا ہے کہ ”شہباز چڑیا کے دام میں آگیا ہے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ اتنی عظیم شخصیت میرے حلقہ ارادت میں ہے۔“

ہزاروں افراد نے آپ کی مریدی اختیار کی اور علمی و روحانی بھرت کے مالک بنے۔ (عہدستانہ نوحیالیان (پشتو) صاحبزادہ حمید اللہ، کوئٹہ ۱۹۷۴ء ص ۱۸۲ تا ۱۹۱ سلسلہ قبلہ چشموی نقشبندی، مولانا عبداللہ درخانی، لاہور ۱۳۳۵ھ (مترجم عبدالککور مع اضافہ کوئٹہ ۱۳۸۶ھ، تذکرہ صوفیائے بلوچستان، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور (۱۹۷۶، ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۵ء، ص ۱۰۷ تا ۱۰۹، تذکرہ مصنفین درس نظامی، پروفیسر اختر راہی، لاہور ۱۹۷۸ء ص ۱۳۴، بلوچستان میں تحریک تصوف، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۳۹، ۴۰)۔

تفسیر منظوم لاثانی مبین آیات فرقانی یعنی تفسیر سورہ لیس المسکمی بہ بالنور
المبین والدر الثمین

مفسر: مولانا محمد صالح الشاکر۔ یہ حسب الایما نواب امیر حبیب اللہ خان مرحوم والی ریاست خاران بلوچستان لکھی گئی جو ۱۷ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۵ء کو اسلامیہ سٹیٹیم پریس لاہور میں طبع ہو کر خاران بلوچستان سے شائع ہوئی۔ صفحات (بڑی قطع) چوبیس، اشعار کی تعداد دو سو اکتیس، حضور پاک سرور کائنات ﷺ کے حضور محسن کے اشعار کی تعداد اکثر ہے۔

مفسر کے حالات زندگی دستیاب نہیں ہوئے۔ (شعر فارسی در بلوچستان، داکٹر انعام الحق کوثر، لاہور، ۱۹۷۵ء ص ۱۴۳ تا ۱۴۵)۔ ایک اندازے کے مطابق اب تک قرآن مجید کی بارہ سو سے زائد تفسیریں لکھی جا چکی ہیں۔ (سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر مضمون چند مشہور تفسیر از سید معروف شاہ شیرازی ص ۶۲۲) مگر جہاں تک منظوم تفسیر کا تعلق ہے ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

”نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں“ (ڈاکٹر انعام الحق کوثر لاہور ۱۹۸۳ء ص ۲۸۲ اور شعر فارسی در بلوچستان ص ۱۴۵) میں مندرج ہے: ”اس منظوم تفسیر کی افادیت و اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اشعار رواں اور توانا ہیں۔ لطف بیان قابل توصیف ہے۔“ بلوچستان کے فارسی گو شعرا میں صالح شاکر تھا ایسا شاعر ہے جسے تفسیر لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ اس منظوم تفسیر کو اپنے لیے توشہ آثر تصور کرتے ہوئے گویا ہوتا ہے۔

چشم را بر پشت پا میدارم از شرم گناہ
در قیامت کن تو یسین را برایم عذر خواہ

قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم (خطی اردو)

حافظ قاری محمد لہ ایم حافظ خلف الرشید حاجی متاب الدین امرتسری (۱۰-اگست ۱۸۹۶ء - ۲۷ فروری ۱۹۹۲ء) ایک مدت تک کونینہ شہر کی علمی و ادبی محفلوں کی جان رہے۔ کم و بیش سبھی اصناف میں شعر کہتے تھے اور خوب کہتے تھے۔ غالب کے شاگرد خان بہادر رضا علی وحشت کے شاگرد سید ظفر ہاشمی سے اصلاح لیتے رہے۔ تاریخ گوئی میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم (اردو) ہے جو بیس ہزار اشعار کے لگ بھگ ہے۔ اس پر اہل بلوچستان جس قدر فخر کریں کم ہے۔

یہ تفسیر حافظ صاحب نے دس برس کی محنت شاقہ کے بعد ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۷ء میں مکمل کی۔ مختلف کاپیوں پر تحریر کی گئی ہے۔ اب تک چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔ علاوہ ازیں آپ نعت گوئی میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ آپ کو علامہ اقبال کے کلام سے بھی گہری دلچسپی تھی نتیجہً آپ نے دوسرے شعرا کے علاوہ ”بال جبریل“ اور ”ضرب کلیم“ کی تصنیفات تحریر کیں۔

حافظ صاحب نے قرآن مجید کی متعدد تفاسیر جیسے تفسیر سید احمد خان، فتح محمد جالندھری، میان الناس احمد دین امرتسری، تفسیر ماجدی اور تفسیر مولانا مودودی کا مطالعہ کیا۔

(نبی کریم ﷺ) کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور، ۱۹۸۳ء ص ۳۳۸، بلوچستان میں دینی ادب، ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی، (قلمی کونینہ، ۱۳۰۷ھ/۱۹۸۷ء ص ص ۱۴۲، ۱۴۳۔ علامہ اقبال اور بلوچستان، ڈاکٹر انعام الحق کوثر دوسرا ایڈیشن زیر طبع لاہور، ۱۹۹۷ء)۔

تفسیر القرآن (بلوچی)۔۔ (پہلا پارہ الم)

مفسر: قاضی عبدالصمد سرہازی (۱۹۰۲ء۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۵ء/۶ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ) سب سے پہلے آیت کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کی تفسیر میان کی گئی ہے۔ قاضی عبدالصمد سرہازی کو سادہ ریاست قلات کے محکمہ قضا کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اس لیے وہ زیادہ ہی مصروف ہو گئے۔ چنانچہ اس پہلے پارہ کے ترجمہ و تفسیر کو مولوی خیر محمد ندوی بلوچ نے مرتب کیا اور محرم الحرام ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء میں پاک نیوز ایجنسی تربت مکران نے اسحاقیہ پرنٹنگ پریس جونا مارکیٹ کراچی میں چھپوا کر شائع کی۔ یہ تفسیر ۸۷ صفحات پر مبنی ہے۔

ذکری فرقہ کے متعلق آپ کی دو کتابیں (ارمغانِ ذگریاں۔ کراچی، ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء۔ تہ اسلام بر کور ڈگریاں۔ کراچی ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) شائع ہوئیں۔ آپ کی ایک اور کتاب فتح مبین ۱۹۷۵ء میں چھپی (کچول (بلوچی) الحاج مولوی خیر محمد بلوچ ندوی، کراچی ۱۹۷۸ء ص ۷۱)۔

دیوان سرہازی (ترتیب و تدوین: عبدالستار عارف قاضی) ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۳ء میں

کراچی سے چھپا۔

قرآن مجید (بلوچی ترجمہ و تفسیر)

مترجم و مفسر: قاضی عبدالصمد سرہازی و مولانا خیر محمد ندوی بلوچ۔ قرآن مجید کے اس بلوچی ترجمہ کے لیے خان قلات میر احمد یار خان مرحوم نے ۱۳۵۵ھ/اگست ۱۹۳۶ء میں کہا تھا۔ قاضی القضاة حضرت مولانا قاضی عبدالصمد سرہازی پانچ سال میں

صرف انہیں پاروں کا ترجمہ اور پہلے پارہ کی تفسیر تحریر کر سکے۔ عدلیہ کی ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ اس اہم کام کو مکمل نہ کر سکے۔ بعد کے گیارہ پاروں کا ترجمہ مولانا خیر محمد ندوی بلوچ (بلوچی) کے مشہور و معروف ادیب، مدیر ماہنامہ سوغات بلوچی کراچی، (جاری کردہ اگست ۱۹۷۸ء)۔

یہ درحقیقت شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۳۶۹ھ / ۱۹۴۹ء) کی تفسیر کا بلوچی ترجمہ ہے۔ ابتداء کے چند صفحات پیش لفظ اور مترجمین کے احوال زندگی اور دیگر معلومات کے لیے وقف کیے گئے ہیں۔

مولانا احتشام الحق آسیا آبادی نے اسے بڑے اہتمام سے اعلیٰ کاغذ پر آفسٹ کی طباعت اور ریگزمین کی خوبصورت جلد کے ساتھ الجمعۃ المکرمۃ الدعوة الاسلامیہ پنجپور اور جمعیتۃ الفصحاء المدنیۃ الحمدیہ تربت مکران کی جانب سے پیش کیا ہے۔ اسے اسحاقیہ پرنٹنگ پریس کراچی نے طبع کیا۔

اس بلوچی ترجمہ و تفسیر کے بارے میں روزنامہ جنگ کراچی (جمعہ ایڈیشن ۲۱ فروری ۱۹۸۶ء) نے لکھا تھا:

”بلوچی بولنے والے ایسے لوگ جو دوسری زبانوں سے نا آشنا ہیں۔ ان کے لیے یہ ترجمہ و تفسیر نعمت سے کم نہیں ہے۔ وہ اس کے مطالعہ سے قرآنی احکامات و تعلیمات سے آگاہ ہوتے ہوئے خدا کے آثری پیغام کو سمجھ سکتے ہیں اور اس پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں۔“

قرآن مجید ترجمہ و تفسیر (قلمی بلوچی)

مترجم و مفسر: مرزا فیض اللہ خان یوسف زئی (۱۹۰۶ء - ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء - وطن مالوف ولبندیں ضلع چاغی بلوچستان) اپنی زندگی میں صرف تین پاروں کا مکمل ترجمہ و تفسیر لکھ سکے۔ جن کا مسودہ طاہر محمد خان ایڈووکیٹ (سابق وزیر اطلاعات حکومت پاکستان) کو سونپے کے پاس موجود ہے۔ ان تین پاروں میں سب سے پہلے آیت کا بلوچی ترجمہ ہے اور حاشیہ میں مختصر تفسیر بلوچی ہے۔ آپ کے زیر مطالعہ کون کون سی تفاسیر رہیں اس کا ذکر موجود

نہیں۔ ماہرین فن نے آپ کے انداز ترجمہ و تفسیر کو سراہا ہے۔

قرآن مجید (ترجمہ و تفسیر بلوچی - قلمی مکمل)

مترجم و مفسر: الحاج عبدالقیوم بلوچ ایم۔ اے (انگریزی) ایل ایل بی ۸۔ اگست ۱۹۲۵ء کو پنجگور کران ڈویژن بلوچستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام شیر محمد ہے۔ آپ کے تباؤ اجداد حضرت عمرؓ کے زمانہ میں موسیٰ لاشعری کی فتح کے وقت کران آئے تھے۔

قرآن مجید کا بلوچی زبان میں ترجمہ اور تفسیر مکمل کر چکے ہیں۔ اشاعت کا بندوبست کر رہے ہیں۔ آپ نے ۱۹۔ اپریل ۱۹۹۷ء کو مجھے لکھا ہے۔ ”اب مسودہ عزت اکیڈمی پنجگور کے پاس ہے۔ وہ سپارہ سپارہ مولوی مولا بخش صاحب کو معائنہ اور ایڈیٹنگ کے لیے دے رہے ہیں۔ محترم سید فصیح اقبال سائمن سینٹر نے اپنے فنڈ سے اس کی اشاعت کی خاطر ایک لاکھ روپیہ اکیڈمی مذکورہ کو دے رکھا ہے۔“ آپ کی بعض دوسری کتابیں جیسے بلوچی یومیا (بلوچی گائیڈ، کوسینہ، ۱۹۶۳ء۔ ضخامت۔ میگزین سائز ۱۴۴ صفحات، رسولؐ نے پیکسین زند (رسولؐ پاک ﷺ کی پاک زندگی۔ کوسینہ، ۱۹۸۰ء ۵۶ صفحات)

(نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر کوسینہ ۱۹۸۳ء ۳۸۰، ۳۸۱، حاجی عبدالقیوم بلوچ، صلاح الدین مینگل، مشرق، کوسینہ، ۲۶ جولائی ۱۹۸۰ء،

(بلوچستان میں اردو، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۶۸ء، راولپنڈی ۱۹۸۶ء،

۱۹۹۳ء، ص ۵۸۳)

حاجی عبدالقیوم بلوچ کا خط میرے نام مورخہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۹۷ء

تفسیر اختر یہ (براہوئی)

مفسر: مولانا محمد اختر، آپ کا تعلق مینگل قبیلہ سے ہے۔ آپ نوشکی (بلوچستان)

کے باشندے ہیں۔

تفسیر اختریہ شروع میں جدا جدا پاروں میں چھپی اور ہر پارہ مختلف مطابع میں شائع ہوا۔ جیسے پارہ اوّل دین محمد پریس لاہور، پارہ دوم قاسمی پریس لاہور، پارہ سوم زمانہ پریس کوسہ، پارہ چہارم جنگ پریس کوسہ میں طبع ہوا۔ کئی پاروں پر پریس کا نام درج نہیں۔ تمام پاروں کو مفسر نے خود ہی شائع کیا۔ ۱۹۸۶ء میں ان تمام پاروں کو کتب خانہ منظر کراچی نے چھ جلدوں میں چھاپا اور ہدیہ چار صد روپیہ رکھا۔

آغاز میں جب اس تفسیر کے چند ایک پارے چھپ کر منظر عام پر آئے تو وہ اتنے مقبول ہوئے کہ پاکستان کے علاوہ سعودی عرب، مسقط، قطر، ابو ظہبی، العین، ایران، افغانستان وغیرہ میں رہائش پذیر براهویوں نے اچھی خاصی تعداد میں کاپیاں منگوائیں۔

پہلا پارہ ۱۳۹۸ھ (۱۹۷۸ء) میں چھپا۔ اور چار پانچ سال میں دوسرے سب پارے طبع ہوئے۔ تفسیر تحریر کرتے وقت آپ کے زیر مطالعہ مدارجہ ذیل تفاسیر رہیں۔

- | | |
|---------------------|--|
| ۱۔ تفسیر لکن کثیر | اسامیل لکن کثیر القرشی الدمشقی |
| ۲۔ المظہری | مولانا ثناء اللہ پانی پتی |
| ۳۔ الخازن | محمّد علی لکن محمد البغدادی |
| ۴۔ معالم التنزیل | ابن محمد الحسنی الفراء النجفی |
| ۵۔ العسفی | ابوالبرکات عبداللہ لکن احمد لکن محمود العسفی |
| ۶۔ جلالین | جلال الدین سیوطی (جلال الدین محلی) |
| ۷۔ الاقان | ایضاً |
| ۸۔ بیان القرآن | مولانا اشرف علی تھانوی |
| ۹۔ تفسیر عزیزی | مولانا شاہ عبدالعزیز |
| ۱۰۔ جواہر القرآن | مولانا غلام اللہ خان |
| ۱۱۔ تفسیر عثمانی | مولانا شبیر احمد عثمانی |
| ۱۲۔ ترجمہ قرآن مجید | شاہ ولی اللہ |
| ۱۳۔ موضح القرآن | شاہ عبدالقادر |
| ۱۴۔ قصص القرآن | مولانا حفظ الرحمن سواروی |

۱۵۔ تفسیر لن عباس حضرت عبداللہ لن عباس
تفسیر کے ساتھ ساتھ حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ جس سے اس کی افادیت میں
خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ ماہرین فن کے خیال میں اس کی زبان واضح اور اسلوب نگارش
دلپذیر ہے۔

(بلوچستان میں دینی ادب، (قلبی) ص ۱۶۹، ۱۷۰)

تفسیر القلطان المعروف بہ تنویر الایمان (براہوئی)

مفسر: حافظ سلطان احمد لن حافظ خان محمد (۷ ربیع الآخر ۱۳۶۷ھ / ۱۹۳۸ء۔
۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء) احمد آباد (اوستہ محمد بلوچستان) میں پیدا ہوئے۔ سندھی اور اردو کی تعلیم
کے بعد کوئٹہ سے بیس میل دور مستونگ کی جامع مسجد کے پیش امام مولانا محمد صدیق سے
فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں براہوئی میں لکھنا شروع کیا۔

زیر تبصرہ تفسیر پہلے تین پاروں کی تفسیر ہے۔ جن میں سے صرف پہلے پارے کی
تفسیر جو ۱۵ ستمبر ۱۹۶۹ء کو مکمل ہوئی تھی۔ آپ (حافظ سلطان احمد) کی اچانک وفات کے
بعد ان کے والد حافظ خان محمد نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ سے چھپوا کر
احمد آباد تحصیل اوستہ محمد بلوچستان سے شائع کی۔ جس کے کل صفحات ۲۳۰ ہیں۔ دوسرے
اور تیسرے پارے کی تفاسیر ۲۶ اگست ۱۹۷۰ء کو مکمل ہوئیں جو غیر مطبوعہ ہیں۔ تفسیر
میں پہلے اختصار سے بیان کرتے ہیں۔ پھر وضاحت کرتے ہیں۔ اور خاصا پھیلاؤ ہوتا ہے۔
ماہرین فن کے مطابق اچھے خاصے مطالعہ کے بعد تفسیر لکھی ہے۔ مفسر کی محنت کا ٹوٹی
اندازہ لگ جاتا ہے۔ کلمت و طباعت معیاری ہے۔

حافظ سلطان احمد نے اس کم عمری میں کئی اور کتابیں بھی تحریر کیں جو زیادہ تر غیر

مطبوعہ ہیں۔

(بلوچستان میں دینی ادب، خطلی، ص ۱۷۲ تا ۱۷۵)

علم نابال (براہوئی)

مفسر: مولانا محمد عمر (تعلق قبیلہ دھوار سے۔ رہائش تیری مستونگ، دیوبند سے فارغ التحصیل)

یہ قرآن مجید کی سورہ علق کی تفسیر ہے۔ یہ دسمبر ۱۹۷۸ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ میں چھپی اور براہوئی اکیڈمی کوئٹہ نے اسے شائع کیا۔ ایک سو چالیس صفحات پر لکھا ہے۔ شروع میں اقراء کے ناطے سے آپ نے علم کی وقعت اور فضیلت بیان کی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی کے الفاظ میں ”اس تفسیر میں آپ نے جو جملے استعمال کیے ہیں وہ براہوئی زبان و لوب کی روانی و سلاست میں اپنی مثال آپ ہیں اور آپ کے علمی مضامین کا شہ پارہ ہیں۔ اور یہ تفسیر شاہ عبدالعزیز کی تفسیر عزیزی کے طرز پر ہے اور حکایتوں کی وجہ سے مطالب پر روشنی پڑتی ہے۔“ (بلوچستان میں دینی ادب، خطی ص ۱۷۹)

مفتاح القرآن فی براہمی اللسان

مفسر: علامہ محمد عمر دین پوری۔ آپ نے قرآن مجید کے مدارجہ ذیل پاروں کی تفاسیر تحریر کیں۔

۱۔	تفسیر الم (پارہ ۱)	مطبع راقاہ عام لاہور ۱۳۳۵ھ / ۱۹۲۶ء - ۱۲۰ صفحات
۲۔	تفسیر سبوقول (پارہ ۲)	ایضاً
	ایضاً	ایضاً
۳۔	تفسیر تلک الرسل (پارہ ۳)	ایضاً ۱۳۳۷ھ / ۱۹۲۸ء
۴۔	تفسیر لن تالواہم (پارہ ۴)	ایضاً
۵۔	تفسیر والحضات (پارہ ۵)	ایضاً
۶۔	تفسیر وقال الذین (پارہ ۱۹)	ایضاً ۱۸۳
۷۔	تفسیر قال فنا خطبکم (پارہ ۲۷)	ایضاً ۱۲۰
۸۔	تفسیر تبارک الذی (پارہ ۲۹)	ایضاً ۱۸۳
۹۔	تفسیر پارہ عم (پارہ ۳۰)	ایضاً ۱۲۰

ان سب تفاسیر کی کلمت مفسر نے خود کی ہے۔ سب سے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ پھر شان نزول، اس کے بعد آیت کی تفسیر لکھی ہے۔ جس کے لیے مفسر نے لفظ خلاصہ استعمال کیا ہے۔ یہ براہوئی زبان میں قرآن مجید کی پہلی تفسیر ہے۔ مگر افسوس زندگی نے وفانہ کی اور آپ پورے قرآن پاک کی تفسیر تحریر نہ کر سکے۔

مفسر ایک جید عالم تھے۔ اس لیے ناقدین کی رائے میں تفسیر عالمانہ رنگ کی منظر ہے۔

(بلوچستان میں دینی ادب، (قلمی) ص ۱۸۱)

تفسیر تبیان القرآن افغانی

مفسر: مولانا عبدالشکور طوروی (۱۹ مئی ۱۹۱۹ء - جون ۱۹۸۰ء) طور و ضلع مردان (صوبہ سرحد) میں مولانا حکیم غلام رسول کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے مظاہر العلوم سہارنپور سے ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء میں حدیث کی سند حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل (۱۹۳۷ء) فنی فاضل (۱۹۳۸ء) پشتو فاضل (۱۹۴۲ء) اور میٹرک (۱۹۴۳ء) کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۳۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ میں عربی اور اسلامیات کے مدرس تعینات ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے خطیب مقرر ہوئے اور اپنی وفات تک یہیں رہے۔

مذکورہ تفسیر کا اشتہار آپ کراکتائیں ”دین کی باتیں حصہ اول تا چہارم مطبوعہ کوئٹہ ۱۹۵۱ء میں یوں چھپا ہوا ہے۔

”قرآن پاک کی کھل تفسیر بزبان افغانی کی گئی ہے۔ ہر آیت کا نمبر دے کر اس کے بالقابل اس کا باملورہ ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد سلیس پشتو میں ہر آیت کی تشریح کی گئی ہے۔“

ماہنامہ ”الرشید“ کے دارالعلوم دیوبند نمبر (مطبوعہ ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۷۶ء) صفحہ ۴۴۰ پر لکھا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر کے چند پارے غیر مطبوعہ ہیں۔

کشف القرآن (مکمل، براہوئی)

مفسر : مولانا محمد یعقوب شروردی ، مہتمم جامعہ رشیدیہ و پبلک ہائی سکول سرکی روڈ، کوسئہ۔

یہ تفسیر مختلف تفاسیر کا نچوڑ ہے۔ اسی لیے بلوچستان میں زیادہ تر دینی مدارس میں اس سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ یہ آٹھ جلدوں میں ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۶ء تک کوسئہ سے شائع ہوئی ہے۔ صفحات آٹھ ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ اور قیمت صرف بارہ سو روپے ہے۔ آخری جلد میں تذکرۃ المفسرین بھی موجود ہے، جس سے اس کی افادیت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ساری تفسیر کئی سالوں کی محنت شاقہ کا حاصل ہے اور اسے بلاشبہ قرآن پاک کا معجزہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

